حج وعمرہ اور زیارتِ روضۂ رسول ﷺ کے فضائل وطریقے پر مشتمل مفید رسالہ

آسان حج اور عمرہ

.... مؤلف ....

ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی

www.barkaatlibrary.blogspot.in

/mushahidrazvi1979 @MushahidRazvi mushahid_razvi

نام کتاب	:	آسان حج اور عمرہ
مؤلف	:	ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی
کمپوزنگ	:	نوری گرافک ورلڈ
صفحات	:	۴۰
تعداد	:	آن لائن ایڈیشن
سن اشاعت	:	1437ھ/2016ء
طباعت	:	آن لائن ایڈیشن برکات لائب ریری
قیمت	:	دعاے خیر

آن لائن اشاعت براے
برکات لائب ریری ڈاٹ بلاگ اسپاٹ ڈاٹ اِن
www.barkaatlibrary.blogspot.in
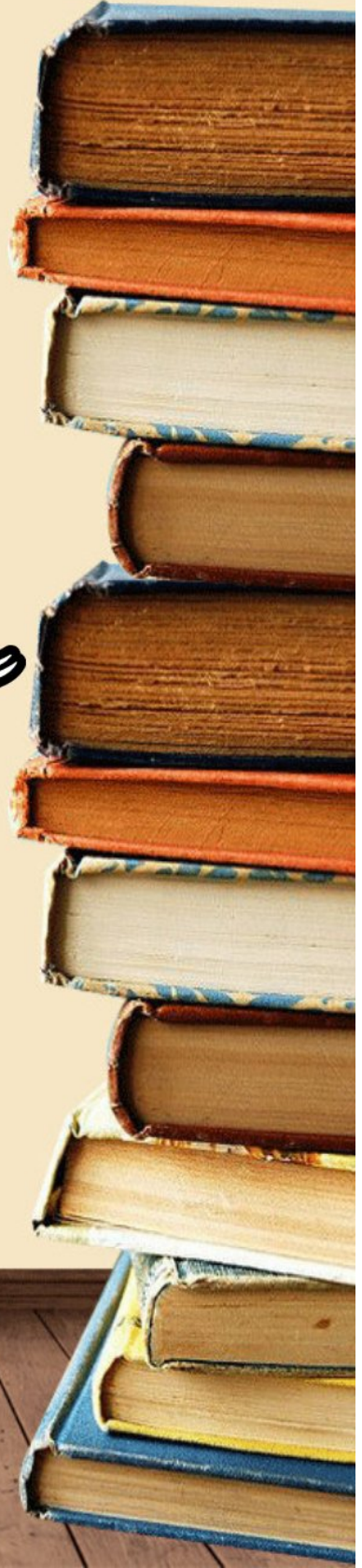
عرضِ مؤلف

اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔جو ہر صاحبِ استطاعت، عاقل، بالغ، مسلمان مرد وعورت پر عمر میں ایک بار فرض قرار دیا گیا ہے۔حجِ بیت اللہ کی طرح احادیث میں عمرہ کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہیں۔اخلاص کے ساتھ عمرہ ادا کرنے سے غربت وتنگدستی کا خاتمہ ہوتا ہے اور صاحبِ ایمان گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔نیز حج وعمرہ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اور مجیب الدعوات جل جلالہٗ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

حج وعمرہ کی ادائیگی کا مسنون طریقہ شارعِ علیہ السلام کے عمل سے ثابت ہے۔جو عامہ کتبِ احادیث وسیر میں درج ہے۔راقم فروری ۲۰۰۴ء میں جب عمرہ کی ادائیگی کے لیے عازمِ سفر ہوا تو اُسی دوران عمرہ ادا کرنے کے لیے کچھ اہم نکات اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیے۔جو نہ صرف مجھے بلکہ میرے ہم سفروں کے لیے بھی آسانی کا سبب بنے۔

بعد ازاں کئی احباب نے مشورہ دیا کہ اُن کو یکجا اور سلیقے سے لکھ کر کتابی صورت میں مرتب کرلیا جائے۔چناں چہ پیشِ نظر کتاب ''آسان حج اور عمرہ'' آپ کے ہاتھوں کی زینت بنی ہوئی ہے۔

اس کتاب میں حج وعمرہ اور زیارتِ روضۂ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل آسان ترین زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔زیادہ تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اہم اور ضروری امور ہی کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔میرے محسن خطیبِ برکاتی معلم الحجاج علامہ وقار احمد عزیزی صاحب قبلہ نے از راہِ شفقت اِس رسالے پر نظرِ ثانی فرماتے ہوئے ضروری اصلاح وترمیم بھی فرمائی۔راقم ان کے لیے سراپا تشکر طراز ہے۔دعا ہے کہ اللہ کریم ان کا سایہ دراز تر فرمائے۔آمین!

کتاب سے استفادہ کرنے والے عازمینِ حج وعمرہ وزائرینِ روضۂ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ مؤلف محمد حسین مُشاہدؔ رضوی کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور بارگاہِ عزت نشان ورفعت مکان سیدِ عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم میں مؤدبانہ سلام عرض گزاریں۔

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی۔19/08/2016
9021761740 / 9420230235

حج وعمرہ کا آسان طریقہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عمرہ ادا کرنا سنت ہے۔عمرہ کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔حج کے پانچ دنوں یعنی ۹/۱۰/۱۱/۱۲/۱۳/ذی الحجہ کے علاوہ سال بھر میں کسی بھی دن اور وقت میں عمرہ ادا کیا جاسکتا ہے۔

عمرہ کی فضیلت

حجِ بیت اللہ کی طرح احادیث میں عمرہ کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہیں۔اخلاص کے ساتھ عمرہ ادا کرنے سے غربت وتنگدستی کا خاتمہ ہوتا ہے اور صاحبِ ایمان گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔نیز حج وعمرہ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اور مجیب الدعوات جل جلالہٗ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔عمرہ کے فضائل پر چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

(1) ''سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پے در پے حج وعمرہ کیا کرو کیوں کہ حج وعمرہ فقر اور گناہوں کو ایسے ہی دفع کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہا اور سونا چاندی کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔''

(جامع ترمذی، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:810/سنن نسائی، فضل المتابعۃ بین الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:2630/سنن ابن ماجہ، باب فضل الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:2887)

(2) ''حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔''

(صحیح بخاری، باب وجوب العمرۃ وفضلہا، حدیث نمبر:1773/صحیح مسلم، باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ، حدیث نمبر:3355)

(3) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج اورعمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہیں اور اگر وہ مغفرت طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو بخش دیتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، باب فضل دعاء الحج، حدیث نمبر:3004)

فرائض عمرہ

عمرہ میں دو(2) فرض ہیں:

(1) احرام مع نیت عمرہ وتلبیہ

(2) خانہ کعبہ کا طواف

واجبات عمرہ

عمرہ کے دو(2) واجبات ہیں:

(1) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

(2) حلق یا قصر کروانا

حِلّ اور حرم

حرم سے مراد خانہ کعبہ کے اردگرد کئی کئی میل تک کا معین علاقہ ہے۔ مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا حرم سے باہر ہے اسی طرح مزدلفہ حرم میں داخل ہے اور عرفات میدان حرم سے باہر ہے اور مسجد جعرانہ حرم سے باہر ہے۔ حدود حرم میں ہمیشہ جنگلی جانور کا شکار حرام ہے اور خودرو درختوں اور گھاس کا کاٹنا بھی حرام ہے۔ صرف اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔ حرم کی حدود کے اندر رہنے والوں یا وہاں پہنچ جانے والے کے لیے حکم ہے کہ وہ عمرہ کا احرام حرم سے باہر نکل کر باندھیں اور حج کا احرام حرم کے اندر رہ کر باندھیں اور حِل سے مراد حرم اور پانچ میقاتوں کے درمیان کے علاقے ہیں۔ حِل میں رہنے والوں کے لیے حکم ہے کہ حج وعمرہ کا احرام حِل ہی سے باندھیں۔

حدودِ حرم میں رہنے والے افراد ''حرمی'' کہلاتے ہیں۔ حدودِ حرم میں رہنے والا شخص حج کے لیے حرم ہی میں احرام باندھے اور عمرہ کے لیے حِل یعنی حدودِ حرم کے باہر مسجد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، جعرانہ وغیرہ جاکر احرام باندھے۔

حدودِ حرم کے باہر کا وہ حصہ جو میقات تک پھیلا ہوا ہے اسے حِل کہتے ہیں، میقات اور حِل کے درمیان میں رہنے والے افراد کو ''حِلی'' کہتے ہیں۔ مثلاً: ساکنانِ جدہ وغیرہ، ان کی میقات ''حِل'' ہے، اگر وہ حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ آئیں تو وہ اپنے مقام ہی سے احرام باندھ لیں۔

میقات سے باہر رہنے والے افراد جو حج وعمرہ کا قصد کر کے آئیں ان کو ''آفاقی'' کہتے ہیں۔

میقات

اس سے مراد وہ پانچ مقامات ہیں جو حرم کے باہر ہیں۔ حرم کے باہر سے جو بھی حرمِ کعبہ میں عمرہ یا حج کی غرض سے داخل ہونے کے لیے آئے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھ کر ان مقامات سے آگے بڑھے ورنہ اس پر اس جرم کی وجہ سے ایک دم (قربانی) واجب ہے۔ اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، عراق والوں کے لیے ذات العرق، مصر وشام والوں کے لیے جحفہ یا رابغ، نجد والوں کے لیے قرن اور ہندوستان پاکستان اور یمن والوں کے لیے یلملم میقات ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری دنیا سے حج وعمرہ کے لیے آنے والوں کے میقات مقرر فرمائے ہیں، کہ وہ ان مقامات نے سے احرام باندھ کر آئیں۔ صحیح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے: ''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ منورہ کے لیے 'ذوالحلیفہ' میقات مقرر فرمائی اور اہل شام کے لیے 'جحفہ' اور اہل نجد کے لیے 'قرن المنازل' اور اہل یمن کے لیے 'یلملم' مقرر فرمایا۔''

(صحیح بخاری شریف، باب مہل أہل الشأم، حدیث نمبر:1526)

اور صحیح مسلم شریف میں حدیث مبارک ہے: ''اہل عراق کے لیے میقات ''ذاتِ عرق'' ہے۔

(صحیح مسلم شریف، باب مواقیت الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:2867)

کعبۃ اللہ شریف کے چاروں جانب مندرجہ ذیل میقات ہیں

(1) ''ذوالحلیفہ'' مدینہ طیبہ سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(2) ''جحفہ'' مصر اور شام سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(3) ''قرن'' نجد سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(4) ''یلملم'' یمن، تہامہ، ہندوستان، پاکستان اور اس کے محاذات سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔(ہندوستانی حجاج اور معتمرین اگر ڈائریکٹ فلائٹ سے جدہ پہنچنے والے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ اپنے ملک کے ائیرپورٹ سے ہی احرام باندھ لیں)

(5) ''ذات عرق'' عراق وغیرہ سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

عمرہ کا طریقہ اور دعائیں

احرام :

احرام کے معنی حرام کرنے کے ہیں، جب محرم عمرہ یا حج کی نیت سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو چند جائز وحلال چیزیں احرام کے سبب اس پر حرام ہوجاتی ہیں، مثلاً: عورت سے ہمبستری اور اس کے متعلقات، شکار کرنا، اور شکار کا گوشت کھانا، خوشبو لگانا، حجامت بنوانا، جوں مارنا، سر اور چہرے کو کپڑے سے ڈھانپنا۔ اس لیے اس کو ''احرام'' کہتے ہیں۔

عام طور پر احرام سے مراد مرد کا بغیر سلا تہبند باندھنا اور بغیر سلی چادر اوڑھنا ہے۔ غسل سے فارغ ہونے کے بعد دو چادر یں ایک بطور تہبند استعمال کریں اور دوسری بطور چادر اوڑھیں۔ احرام کی چادریں اگر نئی ہوں تو افضل و بہتر ہے ورنہ استعمال شدہ چادروں کو بھی دھونے کے بعد استعمال کیا جا سکتا ہے۔

عورت کا احرام:

عورتوں کے لیے احرام میں کوئی خاص لباس نہیں بلکہ ان کا روزمرہ کا لباس کافی ہے بشرطیکہ پورا بدن اچھی طرح ڈھکا ہوا ہو اور شرم وحیا اور حجاب کے تقاضوں کو پورا کرتا ہو۔ اور عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے۔ مرد حضرات کو سر اور چہرہ دونوں ڈھانکنا منع ہے جب کہ عورتوں کو صرف چہرہ ڈھانکنا منع ہے، خواتین غیر محرم سے پردہ کرنے کی غرض سے اس طرح کا نقاب استعمال کر سکتی ہیں کہ جس میں کپڑا چہرے سے مس نہ ہوتا ہو۔

جب احرام باندھنے کا ارادہ کریں تو جسم سے زائد بال دور کریں اور اچھی طرح سے غسل

کریں۔ خواتین اگرچہ کہ وہ ناپاکی کی حالت میں ہوں غسل کرلیں۔

پھر سر ڈھانک کر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل اس طریقے سے ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورہ کافرون، اور دوسری رکعت میں، سورۃ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہو کر سر سے چادر ہٹا دیں، قبلہ رخ ہو کر عمرہ کی نیت کرلیں، نیت دل کے ارادہ کا نام ہے تاہم زبان سے ادا کرنا مستحب ہے۔

عمرہ کی نیت

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي

ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما دے اور اسے قبول فرما۔

عمرہ کی نیت کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھیں۔ تلبیہ ایک مرتبہ پڑھنا واجب اور تین مرتبہ پڑھنا مستحب ہے۔ مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں جب کہ عورتیں آہستہ پڑھیں۔

تلبیہ

لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيكَ لَكَ ،

ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بے شک سب خوبیاں اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور سارا جہاں ہے تیرا، تیرا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ پڑھنے کے بعد ذکر و تسبیح، درود وسلام کا اہتمام کریں، اور تضرع و زاری کے ساتھ دعائیں کریں، جس زبان میں دعا یاد ہو کریں۔ اور یہ دعا بھی پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِرَحْمَتِكَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تری رضا کا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیری رحمت کے واسطے سے دوزخ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔

احرام میں داخل ہونے کے بعد چند چیزیں محرم پر حرام ہوجاتی ہیں، ان سے احتراز کریں۔

احرام میں کون سی باتیں حرام ہیں؟

اصولی طور پر احرام کی حالت میں چھ(6) چیزیں ممنوع ہیں۔ جن میں سے چار(4)

مردوعورت دونوں سے متعلق ہیں اوردو(2)مردحضرات سے متعلق ہیں:

یہ چارممنوعات مردوعورت دونوں کے لیے ہیں۔

(1)بیوی کے ساتھ صحبت کرنا یا اس کے مبادیات اوراس کے تمام متعلقات یہاں تک کہ اس عنوان کی کوئی گفتگو وغیرہ

(2)خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا یا شکار کی طرف رہبری کرنا

(3)بال کاٹنا یا ناخن تراشنا

(4)خوشبو کا استعمال کرنا

اور یہ دوصرف مردحضرات کے لیے منع ہیں۔

(5)سلا ہوالباس پہننا

(6)سراور چہرے کوڈھانکنا

اگر کسی سے احرام کی حالت میں ان چھ ممنوعات میں سے کوئی عمل سرزد ہوجائے تو اس پر جو کفارہ وصدقہ لازم آتا ہے،اس کی تفصیل ''بہارِشریعت جلد ششم'' اور''حج وزیارت'' از:مفتی جلال الدین احمدامجدی میں پڑھیں۔

احرام کی حالت میں مردحضرات کے لیے ایسا جوتا یا چپل پہننا درست نہیں جس سے قدم کے اوپر کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے،البتہ خواتین کے لیے موزے اور جوتا پہننا منع نہیں ہے۔واللہ ورسولہٗ اعلم بالصواب

احرام کے دیگر ممنوعات

(1)فسق وفجور کرنا جھگڑنا،ساتھ والوں،خدمت گاروں اور دیگر لوگوں پر بھی غصہ کرنا منع ہے،مگر دین کی بات پر غصہ کرنا اورامر بالمعروف ونہی عن المنکر منع نہیں۔

(2)سراورمنہ پر پٹی باندھنا اگرچہ مرض کی وجہ سے ہو،ایسے رنگین کپڑے پہننا،اوڑھنا جو کسم یا زعفران یا ورس یا کسی اور خوشبودار چیز میں رنگا ہو،جائز نہیں لیکن اگر رنگنے کے بعد دھوڈالا ہو یا ایسا ہو کہ اس سے خوشبو نہ آتی ہو تو جائز ہے۔

(3)خوشبودار چیز کا کھانا جیسے دارچینی،الائچی،لونگ،سونف وغیرہ اورایسا کھانا جس میں یہ چیزیں ڈال کر پکالی گئی ہوں تو وہ کھانا جائز ہے۔

سونٹھ،ایسا کچا کھانا جس میں خوشبو شامل اوراس کی بُو غالب ہو اور یہی حال پینے کی چیز کا بھی ہے۔

(4)بالوں یا بدن میں مہندی لگانا اور تیل لگانا۔

(5)بدن کا اس طرح کھجانا کہ اس سے سارے بال ٹوٹ جائیں یا جوں مرجائے،جوں کا بدن یا کپڑے سے دور کرنا یا مارنے کے لیے دھوپ میں ڈالنا یا کسی اور سے کہنا کہ وہ بدن یا کپڑے سے جوں کو مارے یا دور کرے۔واللہ ورسولہٗ اعلم بالصواب!

احرام کے مکروہات

جو چیزیں احرام کی حالت میں مکروہ ہیں اوران پر دم لازم نہیں آتا وہ یہ ہیں:

(1)بدن سے میل کا دور کرنا۔

(2)بالوں کا کھولنا۔

(3)سر کے بالوں یا داڑھی میں کنگھی کرنا۔

(4)داڑھی یا سر کا یا باقی جسم کا زور سے کھجانا جس سے بال کے ٹوٹنے یا جوں کے مرنے کا خوف ہو۔

(5)چادر کا گردن پر باندھنا۔

(6)سر یا منہ کا غلاف کعبہ سے اس طرح چھپانا کہ سر یا منہ پر لگ جائے۔

(7)چادر یا تہبند کے ایک کنارے کو دوسرے کنارہ سے یا دونوں کناروں کو ملاکر کانٹا یا سوئی چبھونا یا ڈوری وغیرہ سے باندھنا۔چادر یا تہبند کے دوپاٹ سی کر یا پیوند لگا کر باندھنا یا اوڑھنا۔

(8)غیر خوشبودار سیاہ،زرد،نیلا کپڑا پہننا،خوشبو سونگھنا یا ہاتھ لگانا۔بشرطیکہ اس کا جرم ہاتھ میں نہ لگے،خوشبودار پھلوں،میووں اور جڑی بوٹیوں کا سونگھنا،عطرفروش کے پاس یا اس کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لیے بیٹھنا۔

(9)سراورمنہ کے سوا کسی اور عضو پر بغیر مرض کے پٹی باندھنا،ناک یا ٹھڈی کا کپڑے سے ڈھانکنا یہ سب مکروہ ہے،مگر ہاتھ سے ڈھانکنا مکروہ نہیں ہے۔واللہ ورسولہٗ اعلم بالصواب

دورانِ سفر کثرت سے تلبیہ اور درود شریف اور دعائیں پڑھتے رہیں۔ مثلاً: اٹھتے بیٹھتے، باہر جاتے وقت، اندر آتے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، فرض نمازوں کے بعد رخصت ہوتے وقت، جہاز پر سوار ہوتے وقت جب بھی سو کر اٹھیں، تلبیہ پڑھتے رہیں۔

مکۂ مکرمہ پہنچ کر اپنا سامان حفاظت سے قیام گاہ پر رکھ کر، مناسب ہو تو غسل کریں ورنہ تازہ وضو کر کے اطمینان سے مسجدِ حرام کی طرف چلیں۔ جب مسجدِ حرام شریف میں داخل ہوں مکمل عاجزی و انکساری کے ساتھ باادب، یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر اور اس کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

پھر پہلے سیدھا پیر داخل کریں۔ اب نظریں جھکا کر ادب کے ساتھ آگے بڑھیں اور جیسے ہیں خانۂ کعبہ پر نظر پڑے، تھوڑا ٹھہر جائیں اور دعائیں کریں کیوں کہ کعبۃ اللہ پر نظر پڑتے ہی جو پہلی دعا کی جاتی ہے ان شآء اللہ وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس لیے ایسی دعا کریں جو سب سے بہتر ہو۔ جیسے: ''یا اللہ! میں جو بھی مانگوں تو اپنی رضا اور خوشنودی کے ساتھ جو میرے حق میں بہتر ہو وہی قبول فرما۔''

البحر الرائق میں ہے کہ ہمارے پیشوا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو یہ دعا تعلیم فرمائی کہ: ''بیت اللہ شریف کی پہلی زیارت کے وقت دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے مستجاب الدعوات بنا دے، اس ایک دعا کے مقبول ہونے سے تمام دعائیں مقبول ہو جائیں گے۔ ان شآء اللہ!

بہتر ہے کہ اس دعا کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ: ''اے پروردگار! مجھے جائز اور نیک دعاؤں کی توفیق عطا فرما۔''

اگر کسی نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو پہلے نماز ادا کر لیں ورنہ ''مطاف'' یعنی جس جگہ طواف کیا جاتا ہے اُس میں داخل ہوں اور ''اضطباع'' کر لیں یعنی احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر داہنا کاندھا کھول دیں اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں کاندھے پر ڈال لیں۔ پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے حجرِ اسود کے پاس آئیں، یہیں سے طواف شروع ہوگا حرم شریف میں کعبۃ اللہ کے مقابل ہری لائٹ لگی ہوئی ہے یہی حجرِ اسود کے سامنے کی نشانی ہے۔ یہیں سے طواف شروع کرنا ہے۔ لائٹ کی طرف نہ دیکھیں بلکہ حجرِ اسود کے بائیں طرف قبلہ رخ ہو کر طواف کی نیت کریں بغیر نیت کے طواف نہ ہوگا۔ طواف کی نیت دل سے ہونا کافی ہے۔ زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔

طواف کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضا و خوشنودی کے لیے تیرے حرمت و تقدس والے گھر کے طواف کی نیت کرتا/کرتی ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما اور اسے اپنے دربار میں قبول فرما۔

نیت کر کے ذرا دائیں جانب سرک جائیں تاکہ حجرِ اسود بالکل سامنے آ جائے پھر نماز کی نیت کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں اسی طرح ہاتھ اٹھا کر استلام کی دعا پڑھیں۔

استلام کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَ الصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: اللہ کے نام کی مدد سے، سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور دُرود وسلام ہو اللہ کے رسول (ﷺ) پر۔

پڑھتے ہوئے اس یقین کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو چومیں کہ گویا دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کو چھولیا ہے۔ اس کو ''استلام'' کہتے ہیں۔ استلام کرنے کے بعد طواف کرنا شروع کریں۔ چوں کہ یہ عمرہ کا طواف ہے اس لیے اس میں ''اضطباع'' کے ساتھ ''رَمَل'' بھی سنت

ہے۔''اضطباع''یعنی احرام کی چادر کو سیدھی بغل کے نیچے سے نکال کر سیدھا کاندھا کھول دیں اور اس کے دونوں کناروں کو اُلٹے کاندھے پر ڈال لیں۔اور پھر''رَمَل'' کریں۔یعنی طواف کے پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح شانے ہلا ہلا کر جلد جلد اور چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنا بشرطیکہ کسی کو اذیت نہ پہنچے۔واضح ہو کہ عورتوں کے لیے نہ رمل ہے اور نہ اضطباع۔اگر کسی وجہ سے رمل اور اضطباع نہ ہو پائے تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں۔

طواف کے دوران جو ذکر و اذکار اور دعائیں یاد ہوں انھیں پڑھتے رہیں اس طرح واپس جب حجر اسود کے پاس آئیں گے تو طواف کا ایک چکر مکمل ہوگا،اسی طرح سات چکر لگائیں اور ہر چکر میں حجرِ اسود کا استلام کریں۔یعنی ایک طواف میں سات(7) چکر کعبۃ اللہ کے اور آٹھ(8) مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کرنا ہوگا۔مختلف کتابوں میں طواف کی جو دعائیں مذکور ہیں انھیں دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔اگر نہ پڑھ سکیں تو بہتر یہی ہے کہ اپنی مرادیں اور حاجتیں اپنی ہی زبان میں مانگیں مگر جو کچھ بھی مانگیں خشوع وخضوع کے ساتھ مانگیں اور تمام دعاؤں سے بہتر وافضل یہ ہے کہ ہر موقع پر دُرود شریف پڑھیں کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:'' ایسا ہو تو وہ تمہارے سارے امور کے لیے کافی ہوگا اور تمہارا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔(ترمذی)

طواف میں دعا یا دُرود شریف پڑھنے کے لیے نہ رکیں بلکہ چلتے ہوئے پڑھیں اور چلا چلا کر نہ پڑھیں جیسا کہ طواف کرانے والے بعض لوگ پڑھایا کرتے ہیں کہ مکروہ ہے بلکہ اس قدر آہستہ پڑھیں کہ آواز صرف اپنے کانوں تک پہنچے۔

جب طواف مکمل ہو جائے تو پھر مقام ابراہیم کی طرف یہ آیت کریمہ پڑھتے ہوئے چلیں:

وَاتَّخِذُوا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرَاهِيۡمَ مُصَلًّى

ترجمہ:اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔(سورہ بقرہ آیت125، کنزالایمان)

مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون ،اور دوسری رکعت میں ،سورۃ الاخلاص پڑھیں۔اگر مقام ابراہیم کے پاس ہجوم ہو تو پھر جس مقام

پر سہولت ہو مسجد شریف میں ادا کر لیں۔اور اگر مکروہ وقت ہو تو یہ نماز مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد ادا کر لیں۔اس کے بعد مُلتَزَم کے پاس آئیں، دونوں ہاتھوں کو دراز کر کے اپنا سینہ، پیٹ اور سیدھا رخسار دیوارِ کعبہ سے چمٹا دیں،اور دعائیں کرتے رہیں۔

ملتزم

(''ملتزم'' کعبۃ اللہ شریف کے دروازے اور حجر اسود کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں)

اس کے بعد قبلہ رو کھڑے ہو کر خوب آبِ زمزم پئیں، یہ وقت بھی دعا کی قبولیت کا ہے،حضور نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے گا وہ مقصد پورا ہوگا۔زم زم پینے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

آبِ زم زم پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡاَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلاً صَالِحاً وَّشِفَاءً مِّنۡ كُلِّ دَاءٍ

ترجمہ:اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور کشادہ رزق کا اور ہر مرض سے شفا یابی کا سوال کرتا ہوں۔

آبِ زم زم پینے کے بعد اب صفا ومروہ کی سعی کرنا ہے۔سعی کے لیے صفا کی جانب جانے سے پہلے حجرِ اسود کا استلام کر لیں، اس طرح یہ حجر اسود کا نواں(9) استلام ہوگا۔مسجد شریف سے نکلتے وقت دعا پڑھتے ہوئے اپنا بایاں قدم آگے بڑھائیں اور سعی کی نیت اس طرح کریں:

سعی کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اُرِيۡدُ السَّعۡيَ بَيۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةِ سَبۡعَةَ اَشۡوَاطٍ لِّوَجۡهِكَ الۡكَرِيۡمِ
فَيَسِّرۡهُ لِيۡ وَتَقَبَّلۡهُ مِنِّيۡ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضا اور خوشنودی کے لیے صفا ومروہ کے درمیان سعی کے سات چکر کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان فرما اور قبول فرما۔

اس کے بعد جب صفا پر پہنچ جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

اِنَّ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَةَ مِنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اَبۡدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ

ترجمہ: بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ نے فرمایا۔

اس کے بعد صفا پر چڑھ کر کعبۃ اللہ کی طرف رخ کرکے اس طرح ہاتھ کاندھوں تک اٹھائیں جیسے دعا کے لیے اٹھاتے ہیں۔ پھر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہیں اور اللہ رب العزت جل جلالہ کی توحید بیان کریں اور یہ پڑھیں:

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ. لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَ نَصَرَ عَبْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چاہے پر قادر ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی۔ دشمنوں کو تنہا اسی نے شکست دی۔

اس کے بعد دُرود و شریف کی کثرت کرتے ہوئے جو چاہیں اپنی زبان میں دعائیں مانگیں (یہ عمل تین مرتبہ کریں)۔ کیوں کہ یہ بھی دعا کی قبولیت کا مقام ہے۔ پھر صفا سے مروہ کی جانب درمیانی رفتار سے چلیں اور ''میلین اخضرین'' (جس کے درمیان سبز لائٹ روشن ہیں) کے درمیان تیز تیز چلیں، عورتیں ''میلین اخضرین'' کے درمیان بھی اپنے معمول کے مطابق ہی چلیں۔ ہری لائٹ والے حصے میں دوڑتے وقت یہ دعا پڑھیں:

میلین اخضرین کے دوران پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ

ترجمہ: اے اللہ! مغفرت فرما اور رحم فرما تو بہت بڑا عزت والا ہے اور بہت بڑا اکرم والا ہے۔

آگے بڑھتے ہوئے اب ہم مروہ پر پہنچ جائیں گے تو اس طرح صفا سے مروہ پر ایک چکر مکمل ہوگا اور پھر مروہ سے صفا جانے پر دو چکر ہوں گے۔ مروہ پہنچ کر کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر اسی طرح دعا کریں جس طرح صفا پر کی تھی اور پھر مروہ سے صفا کی جانب آئیں پھر صفا سے مروہ، اس طرح سات چکر مکمل کریں اور میلین اخضرین (سبز لائٹ والے حصے) کے درمیان

تیز تیز چلیں، ساتواں چکر مروہ پر مکمل ہوگا۔ عمرہ اور حج کی سعی ایک ہی طرح کی ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کریں۔ کیوں کہ یہ مستحب ہے۔ اب ہماری سعی مکمل ہوگئی۔ یہاں سے فارغ ہوکر بال کٹوائیں۔ عورتیں اپنی چوٹی کے سِرے کو ایک انگلی کے پور سے کچھ زیادہ کاٹ لیں۔ خواتین بال کاٹتے وقت اس طرح اپنا سر کھلا نہ رکھیں کہ ان پر غیر کی نظر پڑے۔ مرد حضرات حلق کروالیں، عمرہ ہو یا حج ہر دو میں احرام کھولتے وقت حلق کرانا یا بال کتروانا واجب ہے، جس کے خلاف کرنے پر دم دینا واجب ہوجاتا ہے۔ سر کے پورے بال حلق کروانا بہتر ہے اور بال کتروانے کی صورت میں سر کے تہائی بال انگلی کی ایک پور سے زائد مقدار میں کتروانا مسنون ہے، اور سر کے چوتھائی بال کتروانے کی صورت میں واجب تو ادا ہوجاتا ہے تاہم یہ کراہت سے خالی نہیں۔

الحمدللہ! اللہ جل جلالہٗ کے فضل و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کے طفیل اب ہمارا عمرہ مکمل ہو چکا، اب مکہ معظّمہ میں جب تک قیام ہو جس قدر چاہیں نفل طواف کیے جاسکتے ہیں، اور اگر دوسرا عمرہ کرنے کا ارادہ ہو تو مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا یا جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ و طفیل حج بیت اللہ، عمرہ شریف اور زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

☆☆☆

حج بیت اللہ

اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔ جو ہر صاحبِ استطاعت، عاقل، بالغ، مسلمان مرد و عورت پر عمر میں ایک بار فرض قرار دیا گیا ہے۔ چناں چہ قرآنِ کریم میں رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

''وَمَن دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ''

''اور جو اس میں آئے امان میں ہو، اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔'' (آل عمران آیت ۹۷، ترجمہ کنز الایمان)

یہاں امن سے اگر امن آخرت مراد ہے۔ تو ''من'' سے مومنین مراد ہوں گے کیوں کہ آخرت میں امن و سلامتی صرف مومنین کے لیے ہے۔ حدیث پاک میں ہے جو (مسلمان) حرمین شریفین میں سے کسی ایک حرم میں وفات پا جائے تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے امن والوں میں سے اٹھائے گا اور اگر امن سے دنیا کا امن مراد ہے تو یہ ہے کہ مسلمان یا کافر کوئی بھی جرم کر کے حرم کعبہ میں داخل ہو جائے تو حکومت اسے گرفتار نہیں کر سکے گی۔ جب تک وہ مجرم حدودِ حرم سے خود باہر نہ نکلے۔ نیز اس آیت کریمہ سے حج کی فرضیت کا حکم بھی ظاہر ہوتا ہے۔ حج اسلام کے فرائض میں سے ایک ہے جس کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

حج کا لغوی معنی ہے ارادہ کرنا، قصد کرنا، زیارت کرنا، غالب آنا وغیرہا۔ لیکن اسلام میں حج ایک مشہور عبادت ہے، جو خانہ کعبہ کے طواف (چکر) اور مکہ مکرمہ شہر کے متعدد مقدس مقامات میں حاضر ہو کر کچھ آداب و اعمال بجالانے کا نام ہے۔ حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جس مسلمان میں اس کے فرض ہونے کی شرطیں پائی جائیں اس پر عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔ حج میں کچھ کام فرض ہیں۔ جن کے بغیر حج نہیں ہوتا، کچھ کام واجب ہیں جن میں سے کسی ایک کے چھوٹ جانے سے عموماً دم (قربانی) واجب ہو جاتی ہے۔ کچھ کام سنت ہیں جن کے چھوٹ جانے سے ثواب و برکت میں کمی آتی ہے لیکن حج ہو جاتا ہے اور کچھ کام منع ہیں جن کے کر لینے سے جرمانہ واجب ہوتا ہے اور بعض میں حج فاسد ہو جاتا ہے اور بعض میں صرف ثواب میں کمی آتی ہے۔

حج کے فرائض

حج میں پانچ فرض ہیں:

1۔ نیت حج یعنی دل میں حج کا ارادہ کرنا۔

2۔ احرام۔

3۔ وقوف عرفات یعنی عرفات میدان میں 9 ذوالحج کو دوپہر کے بعد کچھ وقت ٹھہرنا وقوف عرفہ اگر دن کو نہ کر سکے تو آئندہ رات کو صبح صادق سے پہلے تک یہ فرض ادا کیا جا سکتا ہے۔

4۔ طواف زیارت۔

5۔ ان افعال میں ترتیب۔ ان فرائض میں سے ایک کے رہ جانے سے بھی حج نہیں ہوتا۔

حج کے واجبات

1۔ میقات سے باہر آنے والوں کے میقات یا اس سے پہلے احرام باندھنا۔

2۔ سعی۔

3۔ سعی صفا سے شروع کرنا۔

4۔ اگر عذر نہ ہو تو پیدل کرنا۔

5۔ دن کو وقوف عرفہ کرنے والے کے لیے غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا۔

6۔ سعی کا طواف کے کم از کم چار چکروں کے بعد ہونا۔

7۔ عرفات سے امام کے ساتھ واپسی مزدلفہ۔

8۔ مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

9۔ مغرب و عشاء کی نماز عشاء کے وقت میں مزدلفہ میں ادا کرنا۔

10۔ 10 ر ذوالحج کو صرف پہلے جمرہ (ستون) کو سات کنکریاں اور گیارہ، بارہ ذوالحج کے روز تینوں جمروں کو کنکریاں مارنا۔

11۔ 10 ر ذوالحج کو رمی حلق سے پہلے کرنا۔

12۔ حلق یا تقصیر دس، گیارہ اور بارہ میں سے کسی روز حرم کی حدود کے اندر اندر کرنا۔

13۔عمرہ وحج دونوں کی سعادت حاصل کرنے والے کے لیے قربانی کرنا جو کہ ایام قربانی کے اندر ہو حدود حرم کے بھی اندر ہو نیز رمی کے بعد اور حلق وتقصیر سے پہلے ہو۔

14۔طواف زیارت کا اکثر حصہ ایام قربانی کے اندر ادا کرنا۔

15۔طواف حطیم کعبہ سے باہر کرنا۔

16۔دائیں طرف طواف کرنا۔

17۔عذر نہ ہو تو پیدل طواف کرنا۔

18۔طواف باوضو کرنا۔

19۔طواف کے وقت اپنا ستر ڈھانپنا۔

20۔طواف کے بعد 2 رکعت پڑھنا۔

21۔رمی قربانی حلق وتقصیر اور طواف زیارت میں ترتیب۔

22۔طواف صدر، ان کے لیے جو میقات سے باہر سے آئے ہوں۔

23۔وقوف عرفہ کے بعد حلق وتقصیر کے بعد جماع نہ کرنا۔

24۔احرام کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا۔

حج کی سنتیں

1۔طواف قدوم یہ طواف صرف مفرد اور قارن حاجی کے لیے ہے اور اس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

2۔طواف کا حجر اسود سے شروع کرنا۔

3۔رمل۔

4۔سعی میں دونوں سبز لائٹوں کے درمیان مرد کے لیے دوڑنا۔

5۔امام کا سات ذوالحج کو خطبہ دینا۔

6۔9/ذوالحج کو عرفات میں خطبہ دینا۔

7۔منیٰ پہنچ کر پانچ نمازیں پڑھنا۔

9۔نویں رات منیٰ میں گزارنا۔

10۔10/ذوالحج کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات روانگی۔

11۔وقوف عرفات کے لیے غسل کرنا۔

12۔عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گزارنا۔

13۔10/ذوالحج کو طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہونا۔

14۔گیارہ اور بارہ ذوالحج کی راتیں منیٰ میں گزارنا۔

15۔ابطح خانہ کعبہ کے قریب ایک مقام ہے جسے وادی محصب بھی کہتے ہیں۔منیٰ سے واپسی پر یہاں کچھ دیر ٹھہرنا۔

حج کی تین قسمیں

افراد ۔ حج قران ۔ حج تمتع

جو لوگ ہندوستان سے حج کے لیے جاتے ہیں وہ اکثر ''حجِ تمتع'' ہی کرتے ہیں۔یعنی میقات سے احرام باندھ کر عمرہ کی نیت کرتے ہیں اور عمرہ ادا کرنے کے بعد یہ احرام کھول دیتے ہیں اور حج کے دنوں میں دوبارہ حج کا احرام باندھتے ہیں۔اس طرح کے حج کو ''حجِ تمتع'' کہتے ہیں۔حج قران اور حج تمتع میں قربانی واجب ہے۔یہ قربانی ایام نحر یعنی 12-11-10 ذوالحج میں حدود حرم کے اندر کرنا واجب ہے۔

حج کا مختصر طریقہ

حج کا پہلا دن-۸ ذی الحجۃ الحرام

آج خوب اچھی طرح سے پاکیزگی کے ساتھ غسل کرکے فجر کی نماز کے بعد احرام پہن کر احرام کے لیے دو رکعت نماز ادا کریں۔اور حج کی نیت کریں:

حج کی نیت

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

ترجمہ:اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرمادے اور اسے قبول فرما۔

حج کی نیت کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھیں۔مرد حضرات بلند آواز سے جب کہ عورتیں آہستہ پڑھیں:

تلبیہ

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بے شک سب خوبیاں اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور سارا جہاں ہے تیرا، تیرا کوئی شریک نہیں۔

تلبیہ پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں لازم ہوجائیں گی۔ اس کے بعد منیٰ کو روانہ ہوجائیں۔ منیٰ پہنچ کر ظہر، عصر، مغرب، عشآء اور ۹/ذی الحجہ کی فجر کی نمازیں منیٰ میں ادا کرنی ہیں۔ اس طرح منیٰ میں کُل پانچ وقت کی نمازیں پڑھی جائیں گی۔ رات کو منیٰ ہی میں قیام ہوگا۔

حج کا دوسرا دن -۹ ذی الحجۃ الحرام

آج حج کا سب سے اہم اور بڑا دن یعنی ''وقوفِ عرفات'' ادا کرنا ہے۔ سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے عرفات کے لیے روانہ ہوجائیں۔ ذکر و دعا اور تلبیہ جاری رکھیں۔ ظہر اور عصر کی نماز عرفات ہی میں پڑھنی ہے۔ عصر کی نماز کے بعد غروبِ آفتاب تک ذکر و دعا و استغفار عاجزی و انکساری سے پڑھیں۔ مغرب کے وقت مغرب کی نماز ادا کیے بغیر مزدلفہ کے لیے نکل جائیں۔ تلبیہ پڑھنا جاری رکھیں۔

مزدلفہ میں مغرب اور عشآء کی دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت سے عشآء کے وقت میں ادا کریں۔ مزدلفہ میں رات بھر جاگ کر عبادت و ریاضت اور ذکر و استغفار کریں ۔اور یہیں پر ۶۰/ یا ۷۰/ کنکریاں چن لیں اور دھولیں۔ مزدلفہ میں ہی فجر کی نماز پڑھ کر صبح صادق کے بعد منیٰ کے لیے روانہ ہوں۔ یہ ۱۰/ویں ذی الحجہ کی صبح ہوگی۔

حج کا تیسرا دن -۱۰ ذی الحجۃ الحرام

مزدلفہ میں فجر کی نماز پڑھ کر طلوعِ آفتاب کے بعد منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے بڑے شیطان کو ۷/کنکریاں ماریں۔ ایک کنکری انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑیں اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر بڑے شیطان کو ماریں۔ اس طرح ساتوں کنکریاں ماریں۔ پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ

پڑھنا بند کردیں۔ بڑے شیطان کو کنکری مارنے کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوال تک ہے اور زوال سے غروبِ آفتاب تک جائز ہے۔

اس کے بعد قربانی ادا کریں۔ قربانی ہوجانے کے بعد بال کٹوائیں یا کتروائیں۔ یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ جب تک پورا یقین اور اطمینان نہ ہوجائے کہ اب تک قربانی ہوچکی ہوگی تبھی بال کٹوائیں ورنہ انتظار کرلیں۔ حلق یا قصر کے بعد بھی تکبیر کہیں۔ حلق یا قصر کروانے کے بعد مسجدِ حرام میں تشریف لائیں اور طوافِ زیارت اور حج کی سعی کریں۔ لیکن پہلے دن بہت زیادہ مجمع ہوتا ہے اس لیے آپ دوسرے دن یعنی ۱۱/ذی الحجہ کو بھی طوافِ زیارت اور حج کی سعی کرسکتے ہیں۔ (طوافِ زیارت اور حج کی سعی بغیر احرام کے ہوگی)

حج کا چوتھا دن - ۱۱ ذی الحجۃ الحرام

منیٰ میں آج زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تینوں شیطان کو کنکریاں مارنی ہے۔ پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور پہلے کی طرح تکبیر اور دعا و استغفار کریں۔ پھر بیچ والے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور دعا کریں پھر سب سے بڑے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور تیسری مرتبہ دعا کے لیے یہاں نہ ٹھہریں۔

اگر طواف زیارت اور حج کی سعی کل نہیں کیا تو آج کرلیں۔ طوافِ زیارت اور حج کی سعی کے بعد واپس منیٰ پہنچیں اور رات منیٰ میں دعا و استغفار کرتے ہوئے گذاریں۔

حج کا پانچواں دن- ۱۲ ذی الحجۃ الحرام

آج بھی ۱۱/ذی الحجہ ہی کی طرح زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک تینوں شیطان کو کنکریاں مارنی ہیں۔ پہلے چھوٹے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور پہلے کی طرح تکبیر اور دعا و استغفار کریں۔ پھر بیچ والے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور دعا کریں پھر سب سے بڑے شیطان کو سات کنکریاں ماریں اور تیسری مرتبہ دعا کے لیے یہاں نہ ٹھہریں۔

اگر اب تک طوافِ زیارت اور حج کی سعی نہ کیا ہوتو آج غروبِ آفتاب سے پہلے ضرور بہ ضرور کرلیں۔ ۱۳/ذی الحجہ کو اگر منیٰ میں قیام کا ارادہ ہے تو ۱۳/ذی الحجہ کو زوال سے

پہلے رمی کرکے مکۂ مکرمہ لوٹ آئیں۔طوافِ زیارت کا وقت ۱۰/ذی الحجہ کی فجر سے ۱۲/ذی الحجہ کے غروبِ آفتاب تک ہے۔طوافِ زیارت سے رات کے کسی بھی حصے میں فارغ ہوں تو بقیہ رات قیام کے لیے منیٰ چلے جائیں۔طوافِ زیارت واجب ہے اسے ضرور بہ ضرور کریں۔

مکۂ مکرمہ سے روانہ ہونے سے قبل ''طوافِ وداع'' کرلیں۔یہ بھی حج کے ارکان میں سے ہے اور واجب ہے۔

بقیہ دنوں میں جب تک مکۂ مکرمہ میں رہیں روزمرہ کی طرح نمازیں ادا کریں۔عمرہ، نفلی طواف، قضائے عمرہ کی نمازیں اور نفل نمازیں ادا کرتے رہیں۔زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کریں کہ اس کی بہت فضیلت ہے ہاں اگر تھک جائیں تو کعبۃ اللہ کے دیدار سے قلب و روح کو تسکین پہنچائیں۔

مستحب ہے کہ طوافِ وداع آخری دن ہی کریں۔اس کے بعد دو رکعت نفل طواف کے بعد کی پڑھیں۔پھر خوب سیر ہوکر زم زم پی کر جو چاہیں دعا کریں۔واپسی پر حیرت و افسوس اور رنج و دکھ کا اظہار کریں اور بار بار آنے کی دعا کریں۔

حاضریِ دربارِ مدینہ منورہ

بیت اللہ شریف کی زیارت اور عمرہ کی ادائیگی کے بعد عشاق اپنے اگلے سفر یعنی مدینہ منورہ کی زیارت کے لیے روانہ ہوجاتے ہیں، اور اس دربار کی حاضری کے لیے مچلتے جذبات، دھڑکتے دلوں اور برستی آنکھوں کے ساتھ کشاں کشاں اپنے آقا و مولا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں بصد ادب و احترام حاضر ہوتے ہیں۔یہی عشاق کے دلوں کا حج ہوتا ہے۔واضح ہونا چاہیے کہ مدینۂ منورہ جا کر مزارِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت قریب الواجب ہے ؎

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو

بارگاہِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضری کی فضیلت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں درج ذیل ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرِی، وَجَبَتْ لَه شَفَاعَتِي. (دارقطنی، السنن، 2:447، رقم:2669)

''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔''

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے خلوصِ نیت سے مدینہ منورہ حاضر ہوکر میری زیارت کا شرف حاصل کیا میں قیامت کے دن اس کا گواہ ہوں گا اور اس کی شفاعت کروں گا۔'' (بیہقی، شعب الایمان، 3: 490، رقم:4157)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے میری قبر (یا راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری زیارت کی میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا، اور کوئی دو حرموں میں سے کسی ایک میں فوت ہوا اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت ایمان والوں کے ساتھ اٹھائے گا۔'' (طیالسی، المسند، 13:12، رقم:65)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔'' (دارقطنی، السنن، 447، رقم:2667)

راستے میں کثرت سے دُرود و سلام پڑھتے رہیں۔جب شہرِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے تو سواری سے اتر کر سر جھکائے، باادب روتے ہوئے اور دُرود و سلام پڑھتے ہوئے چلیں۔قیام گاہ پر پہنچ کر اپنا سامان احتیاط سے رکھ دیں اور اچھی طرح غسل اور وضو کریں، بہترین اور صاف ستھرا ہو سکے تو نیا لباس پہنیں، خوشبو لگا کر مسجدِ نبوی ﷺ کے لیے روانہ ہوں۔عاجزی و انکساری اور مکمل ادب و احترام کے ساتھ دُرود و سلام پڑھتے ہوئے مسجدِ نبوی ﷺ کے دروازے تک جائیں۔اور صلاۃ و سلام پیش کریں۔اس نیت سے تھوڑا ٹھہر جائیں گویا سرکارِ دو جہاں، عالم پناہ، مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کر رہے ہیں۔پھر بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کر سیدھا پیر رکھ کر مسجدِ نبوی ﷺ میں داخل ہوں۔اعتکاف کی نیت کرلیں۔ہر نیکی کے بدلے ۵۰ نیکیاں رب تبارک و تعالیٰ اپنے فضل سے عطا فرمائے گا۔اگر

مکروہ وقت نہ ہو تو تحیۃ المسجد کی دو رکعت نفل پڑھیں۔ پھر روضۂ اقدس ﷺ کے قریب آ کر
نہایت ادب و احترام کے ساتھ صلاۃ و سلام کا نذرانہ پیش کریں۔عورتوں کے لیے مخصوص وقت
مقرر کیا جاتا ہے۔ اُس کی معلومات حاصل کرلیں اور اُس وقت خوب ادب کے ساتھ زیارت
کریں۔سلام دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔یقین جانیں کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے،ان کی اور
تمام انبیاے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی۔
ان کا انتقال صرف نظرِ عوام سے چھپ جانا ہے۔لہٰذا کمالِ ادب کے ساتھ جالی مبارک سے کم از کم
چار ہاتھ کے فاصلے سے قبلہ کو پیٹھ اور مزارِ انور کی طرف منہ کرکے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے
ہوں،اب نہایت ادب اور وقار کے ساتھ معتدل آواز سے تسلیم بجالائیں اور جہاں تک زبان
ساتھ دے صلاۃ و سلام کی کثرت کریں اور عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَيكَ يَارَسُولَ اللّٰه

اَلسَّلَامُ عَلَيكَ يَا خَيرَ خَلقِ اللّٰه. اَلسَّلَامُ عَلَيكَ يَا شَفِيعَ المُذنِبِين.

وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصحٰبِكَ وَاُمَّتِكَ اَجمَعِينo

یہاں دعائیں بھی کثرت سے مانگیں۔اس کے بعد اپنے والدین، بھائی، بہن، بیٹوں،
بیٹیوں، رشتے داروں، اساتذہ، شیخ اور دوست و احباب کا سلام بھی نام لے کر پیش کریں اگر کسی
نے سلام پیش کرنے کے لیے کہا ہو تو اس کا نام لے کر سلام عرض کریں۔مثلاً: یوں کہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ فُلَانٍ

فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور سبھی ملنے جلنے والوں کا سلام پہنچانا ہو تو یوں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنِّيْ وَ مِمَّنْ اَرْضَانِيْ بِالسَّلَامِ عَلَيكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

ترجمہ: سلام ہو اے اللہ کے رسول میری طرف سے اور جس نے مجھے سلام عرض کرنے کی وصیت کی
اس کی طرف سے بھی۔

آقاے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت خدمت میں سلام عرض کرنے کے بعد دو

قدم دائیں جانب ہٹ کر خلیفۂ اول حضور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پیش کریں:

السلام علیک یاخلیفة رسول اللّٰه ، السلام علیک یاصاحب رسول اللّٰه
فی الغار ورحمة اللّٰه وبرکاته

حضور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام پیش کرنے کے بعد دائیں جانب کو اور دو
قدم ہٹیں اور یہاں خلیفۂ دوم حضور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاعِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

یہاں سے فارغ ہوجائیں تو پھر بائیں طرف کو دونوں خلفاے راشدین رضی اللہ عنہم
کے درمیان کھڑے ہوکر دونوں حضرات پر مشترکہ سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيْفَتِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِo اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَسْئَلُكُمَا الشَّفَاعَة عِنْدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه
وعلیکما وبارك وسلم

صلاۃ و سلام سے فارغ ہوکر اللہ تعالیٰ سے نبیِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے
صدقہ و طفیل دعا کریں اور جو حاجت دل میں ہو نہایت عاجزی و انکساری سے طلب کریں۔بہتر
ہوگا کہ ہم حضور صاحب البرکات شاہ برکت اللہ عشقی وپیمی مارہروی قدس سرہٗ کے مشہورِ زمانہ عربی
سلام ''یاشفیع الوریٰ سلامٌ علیک'' اور عاشقِ رسول امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
کے لکھے ہوئے سلام ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' اور دُرود شریف '' کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ
کروروں دُرود'' کی ایک کاپی سفر میں ساتھ لے لیں اور مواجہہ شریف کے سامنے اور مسجدِ نبوی
ﷺ کے احاطے میں بیٹھ کر گنبدِ خضرا کا نظارا کرتے ہوئے اُن کو پڑھیں۔ان شآء اللہ کثیر فوائد
حاصل ہوں گے۔

زائرِ مدینۂ منورہ کے لیے بہتر ہے کہ وہ روضۂ سرکارِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم میں اس دعا کو بار بار پڑھے:

اَللّٰهُمَّ قَدْ سَمِعْنَا قَوْلَكَ وَاَطَعْنَا اَمْرَكَ وَقَصَدْنَا نَبِيَّكَ مُسْتَشْفِعِيْنَ بِه اِلَيْكَ مِنْ

ذُنُوْبِنَا، اَللّٰھُمّ! فَتُبْ عَلَیْنَا وَاسْعِدْنَا بِزِیَارِتِه وَادْخِلْنَا فِي شَفَاعَتِه، وَقَدْ جِئْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ظَالِمِیْنَ أَنْفُسَنَا مُسْتَغْفِرِیْنَ لِذُنُوْبِنَا، وَقَدْ سَمَّاكَ اللهُ تَعَالٰی بِالرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ، فَاشْفَعْ لِمَنْ جَاءَكَ ظَالِمًا لِنَفْسِه مُعْتَرِفًا بِذَنْبِه تَائِبًا إِلٰی رَبِّه.

ترجمہ: ''اے اللہ ہم نے تیرا فرمان سنا اور تیرے احکام کی تعمیل میں تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہیں، جو تیری بارگاہ میں ہمارے گناہوں کی شفاعت کریں گے، اے اللہ ہم پر رحم و کرم فرما اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی برکت سے ہمیں خوش بخت بنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت ہمیں نصیب فرما۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وآلک وسلم! ہم آپ کی بارگاہ میں اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہوئے حاضر ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو 'روف ورحیم' بنایا ہے۔ پس وہ جو اپنی جانوں پر ظلم کرکے اپنے رب کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کا اقرار کرکے اس سے معافی مانگتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہوا اس کی شفاعت فرمائیے۔''

اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے لیے، اپنے والدین، بھائی، بہن، بیٹوں، بیٹیوں، رشتے داروں، اساتذہ، شیخ، دوست و احباب اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگیں، اور بار بار عرض کریں:

اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیك و آلك وسلم

جب تک مدینۂ طیبہ کی حاضری نصیب ہو۔ ایک سانس بیکار نہ جانے دیں، ضروریات کے سوا اکثر اوقات مسجد شریف میں باوضو حاضر رہیں، نماز و تلاوت، دُرود و سلام میں وقت گزاریں۔ دنیاوی باتوں سے پرہیز کریں۔ ہر بار مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت ضرور کریں۔ یہاں ہر نیکی ایک کی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کریں۔ کھانے پینے میں کمی ضرور کریں اور مدینۂ طیبہ میں روزہ نصیب ہوجائے خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔ روضۂ انور پر نظر بھی عبادت ہے تو ادب سے اس کی کثرت کریں اور

اس شہر میں یا شہر سے باہر جہاں کہیں سبز سبز گنبد پر نظر پڑے فوراً دست بستہ اُدھر منہ کرکے صلاۃ وسلام عرض کریں۔ قرآنِ مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں اور ایک کعبۂ معظّمہ میں کرلیں۔ پنجگانہ یا کم از کم صبح شام مواجہہ شریف میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضری دیں۔ ترکِ جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے اور کئی بار ہو تو سخت حرام و گناہِ کبیرہ اور یہاں تو گناہ کے علاوہ کیسی سخت محرومی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ، صحیح حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''جس کی میری مسجد میں چالیس نمازیں فوت نہ ہوں اس کے لیے دوزخ و نفاق سے آزادیاں لکھی جائیں گی۔'' لیکن یہ بات پیش نظر رہے کہ امام صحیح العقیدہ سنی اور دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام رکھنے والا ہونا چاہیے۔ قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کریں اور حتیٰ الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ کھڑے ہو ں کہ مواجہہ شریف کی طرف پیٹھ نہ کرنا پڑے۔ روضۂ انور کا نہ طواف کریں، نہ سجدہ، نہ اتنا جھکیں کہ رکوع کے برابر ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ان کی اطاعت اور فرماں برداری اور ان کے دشمنوں اور گستاخوں سے دور رہنے میں ہے۔

مسجدِ قبا میں نماز

حضور نبیِ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے اپنے گھر میں طہارت حاصل کی یعنی وضو کیا پھر مسجد قبا میں آیا اور اس میں کوئی نماز پڑھی تو اس کے لیے ایک عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

جنت البقیع

مسجدِ نبوی ﷺ کے قریب ہی مدینہ منورہ کا مشہور قبرستان جنت البقیع ہے۔ اس کی بھی زیارت کریں کہ یہ سنت ہے۔ اس قبرستان میں دس ہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بے شمار اولیاے کرام و علماے اسلام مدفون ہیں۔ روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت کے بعد سب سے پہلے جنت البقیع میں حاضر ہوں۔ جملہ مدفونین کی زیارت کی نیت سے جائیں اور یہاں حاضری کے موقع پر یوں سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَآ اَهْلَ الْبَقِيْعِ يَآ اَهْلَ الْجَنَابِ الرَّفِيْعِ اَنْتُمُ السَّابِقُوْنَ وَ نَحْنُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَبْشِرُوْا بِاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّارَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ط اٰنَسَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَشَرَّ فَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

شُہَدائے احد کی زیارت

احد ایک پہاڑ کا نام ہے۔حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم احد سے محبت کرتے ہیں ۔''اس کے احاطہ میں شُہداے احد کے مزارات ہیں ۔ بالخصوص سید الشُہداء حضور سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا مزار بھی اس احاطے میں ہے۔ جب یہاں حاضر ہوں تو یوں سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا حَمْزَةُ   اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ نَبِيِّ اللّٰهِ   اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى   اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الشُّهَدَآءِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِهٖ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَآءِ اُحُدٍ كَآفَّةً عَآمَّةً وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

مدینۂ منورہ سے رخصتی

خراب حال کیا دل کو پُرملال کیا
تمہارے کوچہ سے رخصت نے کیا نہال کیا

مدینۂ منورہ سے رُخصتی کا وقت جب قریب ہو تو مسجدِ نبوی ﷺ میں محرابِ نبوی

ﷺ یا اس کے قریب مسجد شریف میں جہاں جگہ ملے دو رکعت نماز نفل پڑھیں اور اس کے بعد مزارِ پُرانور پر حاضر ہوں اور مواجہہ شریف کے سامنے دردوغم اور گریہ وزاری کے ساتھ صلاۃ وسلام پیش کریں ۔ پھر اپنی غلطیوں ، کوتاہیوں ، بے ادبیوں کی رورو کر معافی طلب کریں۔ سرکارِ کائنات ﷺ کے صدقہ ووسیلہ سے دین ودنیا کی بھلائی ، اخیر وقت کلمہ نصیب ہونے ، آخرت میں نجات ، سفرِ حج وعمرہ کے مقبول ہونے کی دعائیں مانگیں اور بار بار دیارِ پاک میں حاضری کا سوال کریں ۔اپنے والدین ، بھائی ، بہن ، بیٹوں ، بیٹیوں ، رشتے داروں ، اساتذہ ، شیخ ، دوست و احباب اور سب مسلمانوں کے لیے سچے دل سے دعا کریں کہ بارِالٰہا ! اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل ایمان وسنیت پر مدینۂ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب ہو۔آمین بجاہ الحبیب الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

چلو طیبہ کو چلیں

عرض نمودہ: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

پیارے سرکار کے پیارو! چلو طیبہ کو چلیں
ساری دنیا کو پکارو! چلو طیبہ کو چلیں

قرض ہستی کا اُتارو! چلو طیبہ کو چلیں
جذبۂ شوق کے مارو! چلو طیبہ کو چلیں

موت آجائے مدینہ میں تو سمجھو ہے بقا
زندگانی کے سہارو! چلو طیبہ کو چلیں

یارو! بگڑے ہوئے سب کام وہیں بنتے ہیں
رنج و اندوہ کے مارو! چلو طیبہ کو چلیں

روشنی تم کو ملی ہے مرے آقا کے طفیل
چلو اے چاند ستارو! چلو طیبہ کو چلیں

ان کے جلووں کی پھبن دیکھ کے شرماوگے
شبِ ظلمات کے تارو! چلو طیبہ کو چلیں

راہِ طیبہ میں قدم رکنے نہ پائے ہرگز
پست ہمت نہ ہو یارو! چلو طیبہ کو چلیں

کیوں مشاہدؔ رہے بیٹھا تنِ تنہا گھر پر
چلو اس کو بھی پکارو! چلو طیبہ چلیں

☆

طیبہ کا سفر

عمرہ و زیارتِ روضۂ رسول ﷺ کے مقدس سفر پر جاتے ہوئے

عرض نمودہ: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

طیبہ کا سفر شکر ہے درپیش ہوا ہے
خوشیوں سے مسرت سے کنول دل کا کھلا ہے
بے تابیِ دل آج سکوں پائے گی میری
ہے اُن کا کرم اِذنِ سفر مجھ کو ملا ہے
مٹ جائے گی اک پل میں سیاہی مرے دل کی
جاتا ہوں جہاں مرکزِ انوار و ضیا ہے
بے نور نگاہوں کو بھی انوار ملے گا
طیبہ ہے کہ اک مرکزِ انوار و ضیاہے
دیکھوں گا بصد ناز و ادب جالی سنہری
صدقے مرے آقا کے کرم مجھ پہ کیا ہے
اب روضۂ جنت میں مری ہوں گی نمازیں
صد شکر کہ مجھ پر درِ جنت بھی کھلا ہے
وہ اُستنِ حنّانہ بھی آئے گا نظر میں
ہجرِ شہِ طیبہ میں جو اشک بار ہوا ہے
جاؤں گا بقیع میں تو رہے گی یہی حسرت
پیوندِ زمیں ، مَیں جہاں ہوجاؤں یہ جا ہے

پائیں گے اماں جتنے بھی غم گیں ہیں دُکھی ہیں
لاریب ! ہر اک دکھ کی دوا خاکِ شفا ہے

پلکوں سے خوشا چوموں گا طیبہ کی زمیں کو
قدموں سے بھی چلنا تو وہاں ایک خطا ہے

ہو کر درِ سرکار سے جائیں گے حرم کو
کعبہ ہمیں سرکار کے صدقے میں ملا ہے

ہر سال مدینے میں بلانا ہمیں آقا
یوں آپ کے الطاف سے یہ دور ہی کیا ہے

میں سانس بھی لوں تیز تو یہ بے ادبی ہو
رہنا ہے خبردار کہ شمشیر کی جا ہے

محروم تو اغیار بھی جس در سے نہیں ہیں
قسمت سے مُشاہدؔ بھی اُسی در کا گدا ہے

☆☆☆

درِ خیر البشر ہے اور ہم ہیں

روضۂ رسولِ پاک ﷺ پر مواجہہ شرف کے حضور قلم بند کی گئی مدحت

عرض نمودہ: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی

درِ خیرالبشر ہے اورہم ہیں
مقدر عرش پر ہے اور ہم ہیں

کہاں ہم سے کمینے اور یہ در
کرم خود راہ بر ہے اور ہم ہیں

یہی کہتی ہیں بھیگی بھگی پلکیں
کہ معراجِ نظر ہے اور ہم ہیں

سراپا نور میں ڈوبے منارے
تجلّی ریز گھر ہے اور ہم ہیں

سنہری جالیاں ، یہ قبلۂ دل
مٹا داغِ جگر ہے اور ہم ہیں

چمکتا اور دمکتا سبز گنبد
سکوں کا اک سفر ہے اور ہم ہیں

چمکتے سبز گنبد کی دمک سے
کہ شرمندہ قمر ہے اور ہم ہیں

سبحان اللہ ! نوری نوری کیاری
فدا خود خلدِ تر ہے اور ہم ہیں

فرازِ عرش سے بڑھ کر یہ تربت
کہ نوری رہِ گزر ہے اور ہم ہیں
قبا نے نور بخشا زندگی کو
کہ نوری رہِ گزر ہے اور ہم ہیں
نگاہوں میں بسے جلوے احد کے
کہ نوری رہِ گزر ہے اور ہم ہیں
خزینہ نور کا اک ایک ذرّہ
کہ نوری رہِ گزر ہے اور ہم ہیں
ہے لمحہ لمحہ کیا خوشبو بداماں
بسی کیا مُشکِ تر ہے اور ہم ہیں
بقیعِ پاک بھی پیشِ نظر ہے
خوشا جنت نگر ہے اور ہم ہیں
مُشاہدؔ نے ثنا در پر لکھی یہ
مِلا اَوجِ ہنر ہے اور ہم ہیں
(۲؍جمادی الاولیٰ ۱۴۳۵ھ/ ۴؍مارچ ۲۰۱۴ء منگل)

☆☆☆

مدینہ چھوٹتا ہے جب۔۔۔۔

مدینے کوالوداع کہتے ہوئے

عرض نمودہ: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدرضوی

مدینہ چھوٹتا ہے جب تو کیسا درد ہوتا ہے
بتا سکتے نہیں اس کو قلم سے لکھ نہیں سکتے
وہ جنت بلکہ جنت سے بھی بڑھ کر روضۂ اقدس
جہاں پر لمحہ لمحہ نور کی برسات ہوتی ہے
سنہری جالیاں ، محراب و منبر ایک اک گوشہ
فدا ہوجائے جنت جس پہ ایسی خوش نما کیاری
مؤدب سبز گنبد کا نظاراکرتے رہنا وہ
مناروں سے نگاہوں کو منور کرتے رہنا وہ
مسرت ہی مسرت تھی نشاط انگیز ہر لمحہ
ذرا سوچیں تو ہم جیسے خطاکاروں کی یہ قسمت
پَے تسلیمِ آقا ، سر خمیدہ ، باادب لوگو!
مواجہہ کے قریں وہ دست بستہ چپ کھڑے رہنا
ادب کی ایسی جا ہے کہ جہاں آنسو بھی بہ بہنا
ہے روشن حالِ دل جن پر زہے قسمت وہاں تھے ہم
جنھیں سب کچھ پتا ہے ہم وہاں کچھ عرض کیا کرتے ؟
خموشی ہی زباں بن کر سلامِ شوق کہتی تھی

دلوں کو کیف ملتا تھا ، نظر کو نور ملتا تھا
بقیعِ پاک یعنی خوشنما جنت نگرلوگو!
احد سا کوہِ جنت اور قبا کا نوری نظّارا
نگاہوں میں بسے ہیں وہ تو دل میں جاگزیں لوگو!
بھلا سکتے نہیں اُن کو ، بھلا سکتے نہیں اُن کو
گدائے در مُشاہدؔ پر کرم فرمایئے آقا
گدائے در مُشاہدؔ پر کرم فرمایئے آقا
بلا لیجے دوبارہ جلد طیبہ ، عرض کرتا ہے
بلا لیجے دوبارہ جلد طیبہ ، عرض کرتا ہے
بقیعِ پاک میں بن جائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بقیعِ پاک میں بن جائے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
غمِ کونین کا سارا بکھیڑا پاک ہوجائے
غمِ کونین کا سارا بکھیڑا پاک ہوجائے

☆☆☆

درود و سلام

عرض نمودہ: ڈاکٹر محمد حسین مُشاہد رضوی

طیبہ کے تاجدار پہ لاکھوں سلام ہو — محبوبِ کردگار پہ لاکھوں سلام ہو

اُس پہلے سجدے پر ترے، قلبی دُرود ہو — اُمّت کے غم گُسار پہ لاکھوں سلام ہو

روضہ کی جالیوں پہ ہزاروں دُرود ہو — گنبد پہ اور مَنار پہ لاکھوں سلام ہو

اُس مُشک آسا عرقِ بدن پر دُرود ہو — ہر مُوئے خوشبودار پہ لاکھوں سلام ہو

آقا کی بے مثالی پہ بے مِثل ہو دُرود — رب کے وہ شاہ کار پہ لاکھوں سلام ہو

نُوری بشر پہ دل سے نُوری دُرود ہو — اُس نورِ کردگار پہ لاکھوں سلام ہو

اُس سیرِ لامکاں پر اعلیٰ دُرود ہو — اُس رفعت و رفتار پہ لاکھوں سلام ہو

اُنگلی کے پانیوں پہ پڑھو، کوثری دُرود — انگشتِ فیض بار پہ لاکھوں سلام ہو

اوصافِ مصطفیٰ پہ قرآنی دُرود ہو — ممدوحِ کردگار پہ لاکھوں سلام ہو

جس دل کو شوقِ دیدِ مدینہ، وہ خوش نصیب — طیبہ کے انتظار پہ لاکھوں سلام ہو

کہتا رہے مُشاہدؔ رضوی بصد خلوص
طیبہ کے تاجدار پہ لاکھوں سلام ہو

☆☆☆

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو

از رشحۂ خامہ: امام احمد رضا قادری برکاتی بریلوی قدس سرہٗ

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کا تکلیف کو
شادیٔ دیدار حسن مصطفی کا ساتھ ہو
یا الٰہی گور تیرہ کی جب آئے سخت رات
ان کے پیارے منہ کے صبح جانفزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شور دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحب کوثر شہ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جو جب خورشید حشر
سید بے سایہ کے ظل لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامن محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامہ اعمال جب کھلنے لگیں
عیب پوش خلق ستار خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حساب خندۂ بے جا رُلائے
چشم گریان شفیع مرتجی کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بیباکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہ پل صراط
آفتاب ہاشمی نور الہدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سر شمشیر پر چلنا پڑے
رب سلم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب سے آمین ربنا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب رضا خواب گراں سے سر اٹھائے
دولت بیدار عشق مصطفی کا ساتھ ہو

☆☆☆